پانچ دن لیٹ آنے پر پورے دن کی تنخواہ کاٹنا کیسا

ریفرینس نمبر:IEC-0443 تاریخ:31-12-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے اپنی کمپنی میں ملازمین کے لیٹ آنے کی وجہ سے یہ اصول بنایا ہے کہ جو ملازم پانچ دن لیٹ آئے گا اس کی ایک دن کی تنخواہ کاٹی جائے گی ،اسی اصول کے مطابق ہم ہر ماہ لیٹ آنے والے ملازمین کی تنخواہ کاٹ لیتے ہیں۔ کیا ہمارا ایسا کرنا شرعاجائز ہے ؟اگر یہ طریقہ درست نہیں تو پھر ملازمین کی اصلاح وتنبیہ کے لیے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ملازمین کے لیٹ آنے پر آپ فقط اتنے منٹ کی کٹوتی کر سکتے ہیں جتنی انہیں تاخیر ہوئی، پانچ دن چند منٹ لیٹ آنے پر ایک دن کی تنخواہ کاٹ لینا ملازمین پر ظلم کرنا اور مال غیر کو ناحق طریقے سے لینا ہے نیز اس میں تعزیر بالمال بھی ہے جو کہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا، ناجائز وحرام ہے۔

آپ پر لازم ہے کہ اب تک جو رقم اس طرح ملازمین کی کاٹی ہے وہ انہیں واپس کریں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ بھی کریں اور اگر اجارہ فاسدہ ہوا تھا تو اسے فسخ کرکے نئے سرے سے اجارہ کریں۔

مذکورہ ناجائز صورت کا متبادل طریقہ

ملازمین کو وقت کا پابند بنانے کے لیے ایک جائز طریقہ یہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ملازمین کی مختلف کیٹیگریز بنالی جائیں وقت کے پابند ملازمین کو A کیٹیگری میں، چند دن لیٹ آنے والوں کو B کیٹیگری میں اور زیادہ دن لیٹ آنے والوں کو C کیٹیگری میں ڈالا جائے، اب ملازمین کی جو بھی مراعات ہوتی ہیں جیسے

سالانہ اضافہ، مختلف الاؤنسز وغیرہ وہ انہیں کیٹیگریز کے حساب سے کم زیادہ دیے جائیں، یوں زیادہ مراعات حاصل کرنے کے لیے ملازمین وقت کی پابندی کریں گے۔

باطل طریقے سے دوسروں کا مال نہ کھانے سے متعلق حکم قرآنی ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

(پارہ: 05، سورہ النساء، آیت: 29)

بغیر کسی سبب شرعی کے دوسروں کا مال لینے سے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی" یعنی: کسی مسلمان کے لئے دوسرے کا مال بغیر سبب شرعی کے لینا جائز نہیں۔

(ردالمحتار مع درمختار، ج 6، ص 106، مطبوعہ بیروت)

ملازم نے جتنا ٹائم کم دیا صرف اسی وقت کی تنخواہ کاٹنا جائز ہے، زیادہ کاٹنا ظلم ہے جیسا کہ ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: "اس روز جتنے گھنٹے کام میں تھا ان میں جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی ہی تنخواہ وضع ہوگی (یعنی کاٹی جائے گی)، ربع ہو تو ربع، یا کم زیادہ جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی تنخواہ وضع ہوگی، **مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہوگا، زیادہ وضع کرنا ظلم ہے۔"**

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 516، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اس طرح کی شرطیں عقد اجارہ میں لگانے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ شریف میں ہے: "پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقد اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ بیان سوال سے ظاہر ہے کہ وقت ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں، یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر المعروف کالمشروط ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے، کہ شرط فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقد فاسد حرام ہے۔ اور

دونوں عاقد مبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مالی جرمانے سے متعلق فرماتے ہیں: "جرم کی تعزیر مالی جائز نہیں کہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 506، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

28 جمادی الاخری 1446ھ/31 دسمبر 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com